

# امیران

شمارہ نمبر ۱۲۰ پریل ۲۰۲۴ء

ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ آسٹریلیا کے لئے مخصوص رسالہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فہرست مضمایں

|                       |    |                               |    |
|-----------------------|----|-------------------------------|----|
| قوت برداشت            | 08 | کلام اللہ تعالیٰ              | 02 |
| اللہ دعاوں کو سنتا ہے | 09 | کلام رسول ﷺ                   | 03 |
| دینی معلومات          | 10 | خلاصہ خطبہ                    | 04 |
| ذرا مسکراتیعے         | 11 | خطبات امام کی اہمیت اور برکات | 07 |

زیر نگرانی: عابدہ چودھری (صدر لجنة اماء اللہ آسٹریلیا)

صیحہ فاروق (سیکرٹری اشاعت لجنة اماء اللہ آسٹریلیا)

مدیرہ: نجمہ عثمان

ڈیزائنگ: عائشہ وحید

ٹائپنگ اور پروف ریڈنگ: راضیہ مبشر، صیحہ فاروق، عائشہ وحید

# اداریہ

بیارے اطفال اور ناصرات الاحمد یہ!

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس ملک میں رہنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جہاں ہم مکمل مذہبی آزادی سے رہ سکتے ہیں۔ جب چاہیں بلا خوف مسجد جا سکتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ تمام بنیادی انسانی حقوق ہمیں میسر ہیں۔ ہم سب کو چاہیے کہ جہاں موقع میسر ہو وہاں ہمدردی اور خدمت سرانجام دی جائے۔ چاہے جس رنگ میں بھی حصہ لیں، دنیا میں ایک ثابت تبدیلی کا باعث بھیں۔

دنیا میں کچھ سیاستدان ایسے ہیں جو واضح طور پر کہتے ہیں کہ مسلمان صرف منفیت اور تباہی کا موجب ہو سکتے ہیں ملک میں امن اور بہتری کا موجب نہیں ہو سکتے۔ ہمارا فرض ہے کہ ایسے نظریوں کو اپنے اعمال سے غلط ثابت کریں۔

آخر میں ماہ رمضان کی آمد ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک مہینے سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نجمہ عنان

اپنی تجویز اور مضمایں ہمیں اس پستہ پر ای میل کریں:

sabihaarshad@hotmail.com

# قرآن مجید

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ   بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

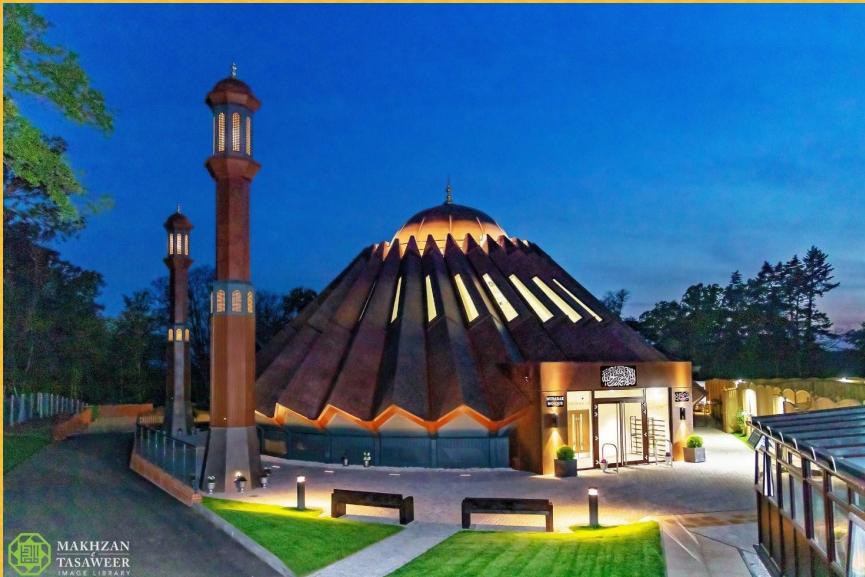
ترجمہ: ”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے پس جو کوئی بھی نفلیٰ نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔“ (سورۃ البقرہ: 184-185)

ترجمہ ”یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے ایمان لانے کے بعد کفر کیا پھر کفر میں بڑھتے گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی اور یہی وہ لوگ ہیں جو گمراہ ہیں۔“ (سورۃ آل عمران: 91)

# کلام رسول ﷺ

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔“ (بخاری)

ترجمہ: ”حضرت عبد الرحمنؓ اپنے والد حضرت ابو بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں پر مطلع نہ کروں؟ آپ ﷺ نے یہ الفاظ تین دفعہ دہرائے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ ہاں رسول اللہ آپ ﷺ ضرور ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تو پھر سنو کہ سب سے بڑا گناہ خدا تعالیٰ کا شرک ہے اور پھر دسرے نمبر پر سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی اور انکی خدمت کی طرف سے غفلت بر تنا ہے اور پھر۔۔۔ یہ بات کہتے ہوئے آپ ﷺ تکتے کا سہارا چھوڑ کر جوش کے ساتھ بیٹھ گئے اور پھر فرمایا۔۔۔ اچھی طرح سن لو کہ اس کے بعد سب سے بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے اور آپ ﷺ نے اپنے ان آخری الفاظ کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے آپ کی تکلیف کا خیال کرتے ہوئے دل میں کہا کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں اور آپ اتنی تکلیف نہ اٹھائیں۔“ (بخاری)



 MAKHZAN  
TASWEER  
IMAGE LIBRARY

## خطبہ جمعہ

چند نکات از خطاب سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بیان فرمودہ 02 جون 2017

حضور انور نے تشهد، تعوز، تمیہ کے بعد سورۃ البقرہ کی تلاوت کی۔ آپ نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ ہمیں اپنی زندگی میں ایک اور رمضان کے مہینے میں سے گذرنا نصیب ہو رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی! رمضان کے فضائل کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے۔ پس رمضان کی فضیلت نہ صرف مہینے کے دنوں سے ہے، نہ صرف ایک وقت تک کھانے پینے کے رکنے سے ہے، صرف اس بات کے لئے سارا سال اللہ تعالیٰ کی جنت کے لئے تیاری نہیں ہو رہی ہوتی۔ اس

لئے آنحضرت ﷺ نے جودوسی حدیث ہے اس میں واضح طور پر فرمادیا ہے کہ ایمان کی حالت میں روزہ رکھنے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے اپنے روز و شب رمضان میں گزارنے سے ہی یہ مقام ملتا ہے اور جب یہ حالت ہوگی تو تبھی گذشتہ گناہ بھی معاف ہوتے ہیں۔ انسان ایمان میں ترقی کرتا ہے، اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ اپنی کمزوریوں کو دیکھتا ہے، اپنے اعمال کو دیکھتا ہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر غور کرتا ہے۔ اپنے عملوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا ہے تو تبھی گناہوں کی معافی بھی ہوتی ہے، اور یہی مقصود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی رمضان کے روزوں سے حاصل کرنے کا پیان فرمایا ہے۔

اس آیت میں جو میں نے تلاوت کی ہے کہ تم پر روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں، رمضان کا مہینہ ہر سال اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اور تقویٰ یہی ہے کہ ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو تبھی تم روزوں سے فیضیاب ہو سکتے ہو اور شیطانی حملوں سے نجات کے لئے ہو جاص ہو کر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے روزے رکھو گے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آؤ گے۔ اور جب انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے تو تبھی شیطان سے نجات کے لئے ہو سکتا ہے ورنہ شیطان کا یہ کھلا چیخت ہے کہ ذرا انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ سے دور ہوا تو فوراً اسے شیطان نے دبوچا، اپنے قابو میں کر لیا پس ایمان میں ترقی اور نفس کا محاسبہ ہی انسان کو اللہ تعالیٰ کی پناہ کا موردنہ بنتا ہے اور تبھی ہو سکتا ہے جب انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو۔۔۔۔۔

رمضان کے مہینے میں ایک خاص ماحول بنتا ہے اور دوسروں کی دیکھادیکھی بھی عبادتوں اور نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہوتی ہے ایسے ماحول میں عبادتوں اور نیکیوں کی طرف توجہ کرتے ہوئے، اپنے اعمال کی طرف توجہ کرتے ہوئے، ہمیں اپنے خدا کے آگے جھکتے ہوئے گذشتہ گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے اور پھر اس رمضان کی عبادتوں کو اور اس میں تبدیلیوں کو آئندہ زندگی کا مستقل حصہ بنالینا چاہئے اور اس میں جو گناہ معاف ہوئے یا جنت کے دروازے کھولے گئے تو پھر ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے کہ یہ کھلے رہیں اور رمضان کے فیوض سے حصہ لینے کے لئے نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کرے کہ ہم اس کے فیض پاتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے روزوں کا جو مقصود رکھا ہے کہ تقویٰ حاصل ہو اس کے بھی معیار حاصل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

پس ایک اور رمضان کا ہماری زندگیوں میں آنا اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ رمضان اس لئے آتا ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور حضرت مسیح موعودؑ کا یہ فرمانا کہ اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے ہی قائم کیا ہے ہم پر بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم ہر وقت اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ حاصلِ فضل کے دن رکھے ہوئے ہیں ان میں اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے تقویٰ کے معیاروں کو ایسا بڑھانے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور پھر رمضان تک ہی محدود نہ ہیں بلکہ اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔



# خطبٰتِ امام کی اہمیت اور برکات

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

ترجمہ: ”اے مومنو اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو جب کہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے“ (سورۃ الانفال آیت 25)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو لفظ لفظ اور حرف کو زندگی بخشنی ہے۔۔۔ کیا وہ آنکھیں بینا پیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں، کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صد اکا احساس نہیں۔“ (روحانی خواائن جلد 3 ص 403)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؑ فرماتے ہیں:

”چاہیے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجمن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکتے ہو یا نہیں۔۔۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ قیامت تک نہیں آ سکتا پس اس نعمت کا شکر کرو۔“ (خطبٰت نور ص 131)

حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں:

”ہر خطبہ جو میں پڑھتا ہوں ہر تقریر جو میں کرتا ہوں ہر تحریر جو میں لکھتا ہوں اُسے ہر احمدی اس نظر سے دیکھے کہ وہ ایک ایسا طالب علم ہے جسے ان باتوں کو یاد کر کے ان کا امتحان دینا ہے۔ اور ان میں جو عمل کرنے کے لئے ہیں ان کا عملی امتحان اس کے ذمہ ہے۔۔۔ پھر جب پڑھ چکے تو سمجھے کہ اب میں استاد ہوں اور دوسروں کو سکھلانا میرا فرض ہے۔“ (خطبٰت شوریٰ جلد 2 ص 21)

# قوت برداشت

(عمارہ حمیدہ مجلس بروک)

بند دکان میں کہیں سے گھومتا پھر تا ایک سانپ آیا یہاں سانپ کی دلچسپی کی کوئی چیز نہیں تھی۔ اس کا جسم وہاں پڑی ایک آری سے ٹکر اکر بہت معمولی ساز خی ہو گیا۔ گھبر اہٹ میں سانپ نے پلت کر آری پر پوری قوت سے ڈنگ مارا۔ سانپ کے منہ سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ اگلی بار سانپ نے اپنی سوچ کے مطابق آری کے گرد لپٹ کر، اسے جکڑ کر اور دم گھونٹ کر مارنے کی پوری کوشش کر ڈالی۔ دوسرے دن جب دکان دار نے ورکشاپ کھولی تو ایک سانپ کو آری کے گرد لپٹے مردہ پایا جو کسی اور وجہ سے نہیں محض اپنی طیش اور غصے کی بھینٹ چڑھ گیا تھا۔

بعض اوقات غصے میں ہم دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر وقت گزارنے کے بعد ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم نے اپنے آپ کا زیادہ نقصان کیا ہے۔ اچھی زندگی کے کئے بعض اوقات ہمیں کچھ چیزوں کو، کچھ لوگوں کو، کچھ حادث کو، کچھ کاموں کو، کچھ باتوں کو نظر انداز کرنا چاہیے۔

اپنے آپ کو ذہانت کے ساتھ نظر انداز کرنے کا عادی بنائیے، ضروری نہیں کہ ہم ہر عمل کا ایک رد عمل دکھائیں۔ ہمارے کچھ رد عمل ہمیں محض نقصان ہی نہیں دیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہماری جان بھی لے لیں۔ سب سے بڑی قوت ”قوت برداشت“ ہے صبر ایسی سواری ہے جو اپنے سوار کو گرنے نہیں دیتا۔ کسی کے قدموں میں نہ کسی کی نظر وہ میں۔

# اللَّهُ ذِعَاءُوں کو سُنتا ہے

﴿اممۃ الشافی لوگن ایسٹ﴾

پیارے بچو، ایک دفعہ کاذکر ہے کہ ایک گاؤں میں ایک غریب کسان رہتا تھا۔ وہ غربت کی وجہ سے کبھی سکول نہیں جاسکا تھا پر نیک نظرت اور علم حاصل کرنے کا شوقیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک پیارے سے بیٹھے سے نواز۔ جس کا نام اس نے حذیفہ رکھ دیا۔ حذیفہ بڑوں کی بات سننے والا رحم دل بچے تھا۔ اس نے سارے گاؤں والے اسے بہت پیار کرتے تھے۔ اس کے باوجود کسان کی دلی خواہش تھی کہ حذیفہ دینی اور دنیاوی دونوں تعلیم اپنھے سے حاصل کرے اور دوسروں امام صاحب نے اسے صلاح دی کہ حذیفہ کو سب سے پہلے قاعدہ اور قرآن پڑھانے کا بندوبست کیا جائے اور اسکوں داخل کیا جائے جب وہ پڑھنا لکھنا سیکھ جائے تو اسے قرآن حفظ کروادیا جائے اور اسی طرح آگے بعد میں ترجمۃ القرآن، احادیث اور دنیاوی تعلیم جاری رہے۔ کسان امام صاحب کی یہ تجویز سن کر مطمئن ہو گیا اور اسی تجویز پر عمل درآمد کرنے کے لئے حذیفہ کا سکول میں داخلہ کروادیا۔ اور باقاعدگی سے مسجد قاعدہ و نماز کے لئے لے جانے لگا۔ حذیفہ مسجد تو اپنے بابا ساتھ شوق سے جانے لگا۔ مگر سکول میں اکیلے رہ جانے سے بہت رویا اور ڈر گیا۔ کسان یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوا اور اپنی بیوی سے کہنے لگا کہ اب ہم کیا کریں یہوی نے تسلی دی اور کہا اللہ سے دعا کرتے ہیں انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ کسان اور اسکی بیوی نے ہر نماز میں اللہ سے حذیفہ کے ڈر اور علم حاصل کرنے کے شوق کے اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ کسان اور اسکی بیوی نے ہر نماز میں اللہ سے حذیفہ کے ڈر اور علم حاصل کرنے کے شوق کے لئے دعا کرنی شروع کر دی اور حذیفہ کو بھی رب زدنی علمائی اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرم اپڑھانی شروع کر دی۔ ابھی کچھ دن ہی گزرے تھے کہ حذیفہ نے خود ہی سکول جانا شروع کر دیا یہاں تک کہ مجھشی کے دن بھی کہتا کہ اسکوں جانا ہے تو کسان اسے مسجد لے جاتا اور وہ بہت خوش ہو جاتا۔

دیکھو پیارے بچو اس کہانی سے ہمیں دوستی ملتے ہیں پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ سے پچ دل سے دعا کی جائے تو وہ ضرور سُننا ہے اور دوسرا یہ کہ کسان چاہے خود ان پڑھ تھا پر اسکے دل میں علم حاصل کرنے اور دوسروں تک علم پہنچانے کی ایک اچھی تنا تھی جیسے اس نے چھوڑ انہیں اور دعا اور گن سے آخر کا میا ب ہو گیا۔



# دینی معلومات

ازواج مطهرات آنحضرت ﷺ کے نام:

- 1) حضرت خدیجہ بنت خویلہ
- 2) حضرت سودہ بنت زمعہ
- 3) حضرت عائشہ صدیقہ
- 4) حضرت خصہ بنت حضرت عمر
- 5) حضرت زینب بنت خزیمہ
- 6) حضرت اُم سلمہ بنت ابی امیہ
- 7) حضرت زینب بنت جحش
- 8) حضرت جویریہ بنت حارث
- 9) حضرت اُم جیبہ بنت ابو شیان
- 10) حضرت میونہ بنت حارث
- 11) حضرت صفیہ بنت حبیبی بن اخبل
- 12) اُم ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ

آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیوں کے نام:

- 1) حضرت زینب زوجہ حضرت ابوالعاص بن ربع
- 2) حضرت فاطمہ زوجہ حضرت علی بن ابی طالب
- 3) حضرت رقیہ
- 4) حضرت اُم کلثوم (آپ دونوں کے بعد گئے حضرت عثمان بن عفان کے نکاح میں آئیں)

کس صحابیہ سے سب سے زیادہ احادیث مروی ہیں :

حضرت عائشہ صدیقہ بنت حضرت ابوکبر

کسی مسلمان شاعرہ کا نام بتائی:

حضرت خنساء

اسلام قبول کرنے والی پھلی خاتون:

حضرت خدیجہ بنت خویلہ

(اخواز رسالہ مریم جون 2016)

# ذراء مسکرا ایئڑے

باپ : بیٹا میرے لیے ایک گلاں پانی لانا۔

بیٹا : سوری ابو میں گیم کھیل رہا ہوں میں نہیں لاسکتا۔

دوسرابیٹا : ابو یہ تو ہے ہی بد تیز۔ جائیں آپ خود جا کے پی لیں۔

☆☆☆

ڈیمنٹش شخ سے : آپ کا دانت نکالنا پڑے گا۔

شخ : کتنے پیسے لو گے۔

ڈیمنٹش : 250 روپے۔

شخ : یہ لو 50 روپے اور تھوڑا سا ڈھیلا کر دو، نکال میں خود لوں گا۔

☆☆☆

استاد شاگرد سے : جس آدمی کو سنائی نہ دے اُس کو انگلش میں کیا کہیں گے؟

شاگرد : جو مرضی کہہ دو اُس کو کو سنائی دے گا۔

☆☆☆

بچہ : سر لوگ انگلش اور اردو میں بات کرتے ہیں لیکن ریاضی میں کوئی بات نہیں کرتا۔

استاد : زیادہ 3,5 نہ کرو اور 9,2,11 ہو جاؤ ورنہ 6 کے 36 نظر آئیں گے اور 32 کے 32 باہر آجائیں گے۔

